روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۷۹ | ہفتہ ۔ ۴۔ ربیع الاول ۔ ۱۴۱۵ھ ' ۱۳۔ ظہور ۱۳۷۳ ہش ' ۱۳۔ اگست ۱۹۹۴ء

توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو

اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سست ہو جاوے تو شکاری کے قابو میں آجاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مردہ نہ ہونے دو کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جائے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تاکہ وہ بیکار نہ جاوے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دُعا کے لئے اصول ہیں۔ میں نے بہت دفعہ بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کبھی اپنی منواتا ہے اور کبھی (ایمان لانے والے) کی مانتا ہے۔ اس کے سوا چونکہ ہم تو علیم نہیں اور نہ اپنی ضرورتوں کے نتائج سے آگاہ ہیں' اس لئے بعض وقت ایسی چیزیں مانگ لیتے ہیں جو ہمارے لئے مضر ہوتی ہیں۔ پس وہ دعا تو قبول کر لیتا ہے اور جو دعا کرنے والے کے واسطے مفید ہوتا ہے' وہ اسے عطا کرتا ہے۔ جیسے ایک زمیندار کسی بادشاہ سے ایک اعلیٰ درجہ کا گھوڑا مانگے اور بادشاہ اس کی ضرورت کو سمجھ کر عمدہ بیل دے دے۔ تو اس کے لئے وہی مناسب ہو سکتا ہے۔ دیکھو ماں بھی تو بچے کی ہر خواہش کو پورا نہیں کرتی۔ اگر وہ سانپ یا آگ کو لینا چاہے تو کب دیتی ہے؟ پس خدا تعالیٰ سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے اور تقویٰ اور ایمان میں ترقی کرنی چاہئے۔

(ملفوظات جلد اول ص ۵۶۹)

خدا تعالیٰ سے دعا کرنے کی توفیق مانگو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

انسان کے لئے ایک کھلا اور صاف رستہ اللہ تعالیٰ نے تجویز فرمایا ہے۔ اور وہ راستہ ایسا ہے کہ جس پر چل کر انسان بلا روک ٹوک۔ بلا کسی قسم کی تکلیف اور دکھ کے' بلا ناامیدی کے اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جس تک پہنچنا انسان کی پیدائش کا مقصد ہے لیکن اگر اسے کوئی دقت پیش آتی ہے۔ اگر کسی مشکل سے سامنا ہوتا ہے تو وہ اس کے نفس سے پیدا ہوتی ہے۔ اسے ناکامی اس لئے نہیں ہوتی کہ خدا نے اسے رستہ غلط بتایا ہے بلکہ اس لئے کہ وہ خود غلط رستہ پر چلتا ہے۔ وہ نامراد اس لئے نہیں رہتا کہ اس کے لئے عمدہ تدبیر نہیں۔ تدبیر تو ہے مگر وہ غلط تدبیر اختیار کرتا ہے اسی طرح وہ دکھ میں اس لئے نہیں پڑتا کہ اس کا کوئی علاج نہیں۔ علاج ہے لیکن وہ غلط علاج شروع کر دیتا ہے۔

اگر صحیح اختیار کیا جائے تو کبھی ناامیدی نہیں ہو سکتی پس کامیاب ہونے کے لئے صحیح راستہ کی تلاش کی جائے۔ اور وہ صحیح راستہ سوائے اس کے کہ خدا کے حضور ہی انسان گر جائے نہیں مل سکتا کہتے ہیں دعا مفید چیز ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ واقعی دعا نہایت ہی عمدہ اور مفید چیز ہے۔ مگر بعض دفعہ دعا کی توفیق ہی نہیں ملتی' انسان بارہا سمجھتا ہے کہ اس کا کوئی سہارا نہیں ہے اور وہ چاہتا ہے کہ وہ ان مشکلات سے گذر جائے۔ مگر اس کو کوئی رستہ نظر نہیں آتا۔ وہ جانتا ہے کہ دعا ایک کارگر چیز ہے مگر سستی اسے ادھر متوجہ نہیں دیتی۔ پس دعا کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے۔ جب انسان خدا کے حضور گر پڑے تو اس کو دعا کی توفیق مل جاتی ہے۔ کوئی کہے کہ جب دعا کے لئے بھی دعا کی ضرورت ہے تو جب وہ دعا کے لئے دعا کر سکتا ہے تو اس مقصد کے لئے کیوں دعا نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے یاد رکھنا چاہئے کہ ہر کام کے لئے ذرائع ہوتے ہیں۔ دعا کے لئے بھی جوش کی ضرورت ہوتی ہے اور جوش پیدا کرنے کے لئے زبان ہلانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب انسان اپنی زبان کو حرکت میں لاتا ہے تو اس کے دل میں ایک جوش پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے سینہ کو کھول دیتا ہے اور یہی بات ہے جس کو (ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں) میں ادا کیا گیا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں پس جب انسان اپنی عبودیت کا اظہار کرتا ہے تو خدا کی مدد و نصرت اس کے شامل حال ہو جاتی ہے اور اسے درد اور اضطراب کے ساتھ دعا کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے اور دعا کرنے کی سچی توفیق بخشے تاکہ ہم اس کے انعامات کے وارث ہو سکیں اور ہر قسم کی مشکلات اور تکالیف سے بچ جائیں۔

(از خطبہ ۱۷ جنوری ۱۹۱۹ء)

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کا میٹرک کا شاندار نتیجہ

○ امسال گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے میٹرک کے امتحان میں ۱۲۳۔ طالبات نے فرسٹ ڈویژن' ۷۷ نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی۔ دو طالبات تھرڈ ڈویژن میں آئیں۔ ۱۷ طالبات کے وظائف متوقع ہیں۔ ۴ طالبات نے ۷۰۰ سے زائد اور ۱۴۱ نے ۶۰۰ سے زائد نمبر حاصل کئے۔

عزیزہ منزہ انوار صاحبہ بنت مکرم چوہدری انوار الحسن صاحب نے ۸۰۰ میں سے ۷۲۵ نمبر لیکر سکول میں اول پوزیشن اور عزیزہ سعدیہ اکرم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب نے ۷۱۳ نمبر حاصل کر کے دوم اور عزیزہ عطیۃ الحلیم صاحبہ نے ۷۱۲ نمبر حاصل کر کے سوم پوزیشن حاصل کی۔

احباب سے ان بچیوں کی مزید کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ رسول بیگم صاحبہ والدہ مکرم نصیر احمد صاحب (چیمہ) مربی سلسلہ مورخہ تین اور چار اگست ۹۴ء کی درمیانی شب بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ کی عمر ۹۰ سال تھی۔ آپ بفضل تعالیٰ ۱/۷ حصہ کی موصیہ تھیں۔ اگلے روز بعد عصر بیت المبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

پرہیز گار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

۱۳- ظہور ۱۳۷۳ ہش ۱۳- اگست ۱۹۹۴ء

چشم پوشی ----!

جب ہم فساد کا ذکر کرتے ہیں تو پہلی بات جو ذہن میں آتی ہے یہ ہے کہ شائد کہیں لڑائی ہو گئی ہے۔ مار پیٹ تک نوبت آ گئی ہے۔ ہاتھاپائی ہو گئی ہے۔ یہ بات بھی درست ہے یہ سب باتیں فساد کی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر بات جو غلط طریق پر کی جائے اور نتائج درست نہ پیدا کر سکے وہ فساد کہلا سکتی ہے۔ یعنی جو اچھی بات ہونی چاہئے تھی وہ تو نہ ہوئی لیکن اس کی جگہ کوئی بری بات سرزد ہو گئی۔ اگر فساد کے اس مفہوم کو ذہن میں رکھا جائے تو اس کا تناظر بہت وسیع ہو جاتا ہے ہر غلط کام اور ہر بری بات فساد پیدا کرتی ہے۔ یعنی وہ کچھ پیدا کرتی ہے جو عام حالات میں نہیں ہونا چاہئے۔ یہ بات گھروں سے بھی تعلق رکھتی ہے گلی کوچوں سے بھی تعلق رکھتی ہے۔ شہروں اور ملکوں سے بھی تعلق رکھتی ہے۔

فساد سے بچنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ زندگی کے معمولات کو تہ و بالا کر دیتا ہے۔ جانا ہم دائیں طرف چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں بائیں طرف۔ حاصل کچھ کرنا چاہتے ہیں مل کچھ جاتا ہے نفع کی بجائے نقصان پلے پڑ جاتا ہے۔ انسانی معاشرہ کی بہتری کے لئے یہ ضروری ہے کہ فساد کے حالات پیدا ہی نہ ہونے دیئے جائیں۔ ماحول میں خوشگواری کو اوّلیت دی جائے۔ ایک دوسرے کے ساتھ ربط باہمی کی کیفیت کو اچھا انداز دیا جائے غلط فہمیوں کو یا تو پیدا ہی نہ ہونے دیا جائے یا ان کو فوری طور پر دُور کرنے کی کوشش کی جائے۔

فساد کی ایک وجہ اور یہی سب سے بڑی وجہ ہے کہ ہم ذرا ذرا سی بات کو رنجش کا باعث بنا لیتے ہیں۔ گھر کے افراد۔ شہر کے لوگ۔ مختلف ملکوں کے باشندے۔ اور اس طرح بات بڑھنے لگتی ہے۔ اور بڑھتی چلی جاتی ہے۔ اور ایک تنکا شہتیر کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر ایک چھوٹا سا سوراخ ہو اور اسے بند نہ کیا جائے تو اس میں سے بہنے والا پانی اس سوراخ کا منہ بہت کھلا کر دے گا اور یوں لگے گا چشمہ بہہ رہا ہے۔ بلکہ ہو سکتا ہے یوں لگے کہ ایک نالہ بہہ رہا ہے۔ اگر اس چھوٹے سے سوراخ کو بند کر دیا جاتا تو بات آگے نہ بڑھتی۔ یہی کیفیت انسانی تعلقات کی ہے۔ ہر بات کا نوٹس لینے لگیں اور ہر چھوٹی چھوٹی بات کو دل میں جگہ دے کر رنجیدہ ہونا شروع ہو جائیں تو تعلقات میں دراڑیں آ جائیں گی۔ چھوٹی باتیں بڑی بن جائیں گی اور ان کا مٹانا مشکل ہو جائے گا۔

ان سب باتوں کے لئے ایک لفظ استعمال میں لایا جا سکتا ہے اور وہ ہے چشم پوشی۔ اگر ہم چشم پوشی سے کام لیں تو کوئی سوراخ پیدا ہی نہ ہو۔ اس کے بڑھنے کا سوال تو بہت دور کا ہے۔ پس چشم پوشی علاج ہے فسادات کی ابتدا کو روکنے کا۔ اور جس فساد کی ابتدا ہی سے بیخ کنی ہو جائے وہ آگے کیسے بڑھ سکتا ہے۔ وہ حالات خراب کیسے کر سکتا ہے۔

آیئے ہم سب چشم پوشی کو کام میں لائیں۔

تُو زمانے کے ساتھ بدل
ہر قدم پر سنبھل کے چل
کر، جو آتی ہے راہ میں نیکی
ہو بدی تو کبھی نہ اُس پہ مچل

ابوالاقبال

سپردگی

زندگی راز، موت ہے ابہام
ان کا ادراک، عقل پر الزام

عشق تاریکئ شبِ دیجور
حسن ہے روشنئ ماہِ تمام

آنکھ تسکینِ دید کی خواہاں
دل کے ارماں کا کچھ نہیں ہے نام

اشک پینے سے پیاس بڑھتی ہے
آبِ زمزم ہے یا مئے گلفام

تھا فلک بھی کبھی زمیں کی طرح
اب زمیں بھی ہے چرخِ نیلی فام

یہ ضمیر اور عقل کیا شے ہیں
دل کی آواز تو نہیں الہام

بُود و نابود مسئلہ کیا ہے
آپ سے ہو تو ہو کوئی افہام

زندگی یُوں بھی کٹ تو سکتی تھی
آپ نے کیوں کیا مجھے بدنام

آپ کی بے رُخی نے کام کیا
راس آئی ہے گردشِ ایام

شوق کی رہگذر پہ بیٹھا ہوں
کوئی تو لائے آپ کا پیغام

حسن نے التفات سے مارا
کھا گیا مات عشقِ بدانجام

یہ محبت کی ابتداء تو نہیں
یہ تذبذب، یہ خوف، یہ اوہام

اِک جہاں آپ کا ہے چشم براہ
ناصر دین و فاتحِ ایام

نگہِ لطف و کرم کہ ہم بھی ہیں
فیضِ باری سے آپ کے خدّام

آپ کی عاطفت ہے وجہِ سکوں
آپ کا فیض، فیضِ دل آرام

مجھ کو احساسِ تشنگی نہ رہے
اپنے ہاتھوں سے دیجئے اِک جام

آپ کا ہے نسیم آپ کا ہے
غیر کا تو خیال بھی ہے حرام

نورِ فطرت

حضرت بانی سلسلہ کا علمِ کلام

یہ حصہ سیرت وسوانح پر ناظر صاحب اصلاح وارشاد قادیان کی شائع کردہ کتاب سے لیا گیا ہے۔

بحث ومباحثات میں آپ نے اس جدید علم کلام کے ذریعہ سے جسے آپ سے پہلے اس طرح کھول کر کسی نے بیان نہ کیا تھا نہ استعمال کیا تھا۔ ایک تبدیلی پیدا کر دی آپ کسی مذہب پر حملہ میں ابتدا کرنے کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ اور سوائے اس حالت کے کہ کسی مذہب کے مشنریوں کی گستاخی اور شوخی حد سے تجاوز کر کے بعض ناواقفوں کے لئے باعث ابتلاء بننے لگے الزامی جواب کو ناپسند فرماتے تھے۔ آپ کا قول تھا کہ جو لوگ دوسرے مذاہب پر حملہ کر کے اپنی صداقت ثابت کرنا چاہتے ہیں وہ نادان ہیں۔ کسی کے جھوٹے ہو جانے سے دوسرے کی صداقت ثابت نہیں ہو سکتی۔ صداقت اپنے دلائل اپنے ساتھ رکھتی ہے دوسرے مذہب پر حملہ کرنے سے سوائے فساد اور فتنہ کے اور کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ ہر مذہب کے پیرووں کو چاہئے کہ صرف اپنے مذہب کی صداقت کے دلائل دیا کریں۔ اور بجائے مذاہب کا فیصلہ اس طریق پر کرنے کے کہ ان میں سے زیادہ نقص کس میں ہیں یہ طریق اختیار کرنا چاہئے کہ ان میں سے سب سے زیادہ خوبیاں کس میں ہیں اور کون سا مذہب کامل اور مکمل ہے۔

آپ نے جو اصول مباحثہ تجویز کئے اس میں ایک یہ اصل بھی تھا۔ کہ ہر مذہب کے پیرووں کو چاہئے کہ جو بات وہ پیش کریں اپنی مذہبی کتب سے پہلے اسے دکھائیں پھر اس کا ثبوت دیں۔ کیونکہ بصورت دیگر وہ بات اگر اچھی ہے تو اس خوبی پر اس مذہب کو کوئی فخر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح دلائل بھی اسی مذہبی کتاب سے دیں کیونکہ وہ کتاب جو اپنے دلائل کے لئے دوسرے لوگوں کی محتاج ہے ہرگز کامل کتاب نہیں ہو سکتی۔

اسی طرح اس اصل پر آپ زور دیتے تھے کہ جو بات کوئی مذہب بیان کرتا ہے اس کا ثبوت ہر زمانے میں موجود ہونا چاہئے ورنہ اس کا دعویٰ ایک فسانہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھ سکتا۔ مثلاً جو مذہب معجزہ اور آیات کا قائل ہے اب بھی اس میں معجزات کا وجود پایا جانا چاہئے۔ ورنہ اس کا دعویٰ بلا دلیل ہے۔ آپ اس بات پر بھی زور دیتے تھے کہ کسی چیز کا امکان اور شے ہے اور اس کا وجود اور شے ہے۔ پس کسی چیز کے ممکن ثابت کر دینے سے اس کا وقوع ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے لئے الگ دلائل کی ضرورت ہے۔ اور اس اصل کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت سے لوگ تحقیقاتِ مذہبی میں دھوکہ کھاتے ہیں۔

چونکہ اس قسم کے اصولی مذہبی تحقیقات میں صحیح نتائج پر پہنچنے کے لئے ضروری ہیں اس لئے آپ ہمیشہ ان کی پابندی فرماتے اور کبھی ان سے باہر نہ جاتے۔

شیخ عبدالقادر

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب

محترم شیخ عبدالقادر صاحب اپنی کتاب حیات نور میں لکھتے ہیں:-

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا ذکر چل پڑا ہے۔ استاذی المکرم حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب فاضل ہلالپوری جو ہمارے سلسلے کے بہت جید عالم تھے فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مولوی صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اپنے اپنے رنگ میں اخلاص اور محبت کے پتلے تھے۔ لیکن ان دونوں کی طبائع میں نمایاں فرق تھا۔ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب جب بیت الحمد میں تشریف لایا کرتے تھے تو حضرت صاحب کی مجلس میں سب سے آخر خاموشی کے ساتھ بیٹھ جایا کرتے تھے۔ اور جو کچھ حضرت صاحب ارشاد فرماتے اسے بغور سنا کرتے تھے۔ آپ نے کبھی کوئی سوال نہیں کیا۔ بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ خدا تعالیٰ کے لوگ جو کچھ فرمائیں اسے توجہ سے سننا چاہئے لیکن حضرت مولانا عبدالکریم صاحب ہمیشہ حضرت صاحب کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے اور سوالات کرنے سے کبھی ہچکچاتے نہیں تھے۔ بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے یہ لوگ دنیا میں روز روز نہیں آتے۔ صدیوں بعد خوش قسمت لوگوں کو ان کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ اس لئے جو سوالات ذہن میں آئیں وہ پیش کر کے دنیا کی روحانی تشنگی کو بجھانے کا سامان پیدا کر لینا چاہئے۔ بلکہ اپنے مخصوص انداز میں یوں فرمایا کرتے تھے کہ "یہ لوگ خدا تعالیٰ کے باجے ہوتے ہیں جتنا ان کو بجا لیا جائے اتنا ہی اچھا ہے"۔

(حیات النور صفحہ ۲۶۴)

کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

شیخ عبدالقادر

دینی تاریخ

مقوقس شاہ مصر کے نام خط

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تیسرا خط مقوقس شاہ مصر کے نام تھا جو قیصر کے ماتحت مصر اور اسکندریہ کا والی یعنی موروثی حاکم تھا۔ اور قیصر کی طرح مسیحی مذہب کا پیرو تھا۔ اس کا ذاتی نام جریج بن مینا تھا۔ اور وہ اور اس کی رعایا قبطی قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ خط آپ نے اپنے ایک بدری صحابی حاطبؓ بن ابی بلتعہ کے ہاتھ بھجوایا اور اس خط کا ترجمہ یہ ہے۔

میں اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو بے مانگے رحم کرنے والا اور اعمال کا بہترین بدلہ دینے والا ہے۔ یہ خط محمدؐ خدا کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے قبطیوں کے رئیس مقوقس کے نام ہے۔ سلامتی ہو اس شخص پر جو ہدایت قبول کرتا ہے۔ اس کے بعد اے والی مصر میں آپ کو اسلام کی ہدایت کی طرف بلاتا ہوں۔ مسلمان ہو کر خدا کی سلامتی کو قبول کیجئے کہ اب صرف یہی نجات کا راستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دوہرا اجر دے گا۔ لیکن اگر آپ نے روگردانی کی تو (علاوہ خود آپ کے اپنے گناہ کے) قبطیوں کا گناہ بھی آپ کی گردن پر ہو گا۔ اور اے اہل کتاب! اس کلمہ کی طرف تو آ جاؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے یعنی ہم خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی صورت میں خدا کا شریک نہ ٹھہرائیں اور خدا کو چھوڑ کر اپنے میں سے ہی کسی کو اپنا آقا اور حاجت روا نہ گردانیں۔ پھر اگر ان لوگوں نے روگردانی کی تو ان سے کہدو کہ گواہ رہو کہ ہم تو خدائے واحد کے فرمانبردار بندے ہیں۔

اس خط کے مضمون اور حضرت حاطبؓ کی گفتگو سن کو مقوقس پر بہت اچھا اثر ہوا اور اس نے برملا کہا کہ تم بے شک ایک دانا انسان ہو اور ایک دانا انسان کی طرف سے سفیر بن کر آئے ہو اس کے بعد کہنے لگا کہ "میں نے تمہارے نبی کے معاملے میں غور کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے واقعی کسی بری بات کی تعلیم نہیں دی۔ اور نہ کسی اچھی بات سے روکا ہے" پھر اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط ایک ہاتھی دانت کی ڈبیا میں رکھ کر اس پر اپنی مہر لگائی اور اسے حفاظت کے لئے اپنے گھر کی ایک معتبر لڑکی کے سپرد کر دیا۔

اس کے بعد مقوقس نے اپنے ایک عربی دان کاتب کو بلایا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ایک خط لکھوایا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"خدا کے نام کے ساتھ جو رحمان اور رحیم ہے۔ یہ خط محمد بن عبداللہ کے نام قبطیوں کے رئیس مقوقس کی طرف سے ہے۔ آپ پر سلامتی ہو۔ میں نے آپ کا خط پڑھا۔ اور آپ کے مفہوم کو سمجھا اور آپ کی دعوت پر غور کیا۔ میں یہ ضرور جانتا تھا کہ ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ مگر میں یہ خیال کرتا تھا کہ وہ ملک شام میں پیدا ہو گا۔ (نہ کہ عرب میں) اور میں آپ کے سفیر کے ساتھ عزت سے پیش آیا ہوں اور میں اس کے ساتھ دو لڑکیاں بھجوا رہا ہوں جنہیں قبطی قوم میں بڑا درجہ حاصل ہے۔ اور میں کچھ پارچات بھی بھجوا رہا ہوں اور آپ کی سواری کے لئے ایک خچر بھی بھجوا رہا ہوں۔ والسلام

جن دو لڑکیوں کا اس خط میں ذکر ہے۔ ان میں سے ایک کا نام ماریہ تھا۔ اور دوسری کا نام سیرین تھا۔ اور یہ دونوں آپس میں بہنیں تھیں۔ اور جیسا کہ مقوقس نے لکھا تھا۔ وہ قبطی قوم میں سے تھیں اور یہ وہی قوم ہے جس سے خود مقوقس کا تعلق تھا۔ اور یہ لڑکیاں عام لوگوں میں سے نہیں تھیں۔ بلکہ مقوقس کی اپنی تحریر کے مطابق "انہیں قبطی قوم میں بڑا درجہ حاصل تھا"۔ دراصل معلوم ہوتا ہے کہ مصریوں میں یہ پرانا دستور تھا کہ اپنے ایسے معزز مہمانوں کو جن کے ساتھ وہ تعلق بڑھانا چاہتے تھے رشتہ کے لئے اپنے خاندان یا اپنی قوم کی شریف لڑکیاں پیش کر دیتے تھے۔ چنانچہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مصر میں تشریف لے گئے تو مصر کے رئیس نے انہیں بھی ایک شریف لڑکی (حضرت ہاجرہ) رشتہ کے لئے پیش کی تھی بہر حال مقوقس کی بھجوائی ہوئی لڑکیوں میں سے ماریہ قبطیہ کو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے عقد میں لے لیا اور ان کی بہن سیرین کو عرب کے مشہور شاعر حضرت حسانؓ بن ثابت کے عقد میں دے دیا۔

یہ ماریہؓ وہی مبارک خاتون ہیں جن کے بطن سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے۔ جو زمانہ نبوت کی واحد اولاد تھی۔ جو خچر اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ میں آئی وہ سفید رنگ کی تھی۔ اور اس کا نام دلدل تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر اکثر سواری فرمایا کرتے تھے۔ اور غزوہ حنین میں بھی یہی خچر آپ کے نیچے تھی۔

عبدالستار خان مربی سلسلہ

حضرت منشی اروڑا خان صاحب

وہ خوش نصیب انسان جنہیں اللہ تعالیٰ کے مقربین، نیک اور برگزیدہ بندوں کی صحبت میں رہنے اور ان کے نور سے فیض یاب ہونے کی سعادت حاصل ہوتی ہے وہ آسمان روحانیت پر روشن ستارے بن کر چمکتے ہیں اور بہتوں کی ہدایت اور رہنمائی کا باعث بن جاتے ہیں۔ ایسے ہی خوش بخت افراد میں سے حضرت منشی اروڑا خان صاحب کا مبارک وجود ہے۔ جنہیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ۳۱۳ رفقاء میں شمولیت کی سعادت عظمیٰ حاصل ہے چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتاب انجام آتھم میں آپ کا نام ساتویں نمبر پر درج کیا ہے۔ اسی طرح "ازالہ اوہام" حصہ دوم میں آپ کے متعلق تحریر فرمایا۔

حبی فی اللہ منشی محمد اروڑا نقشہ نویس مجسٹریٹی۔ منشی صاحب محبت اور خلوص اور ارادت میں زندہ دل آدمی ہیں۔ سچائی کے عاشق اور سچائی کو بہت جلد سمجھ جاتے ہیں۔ خدمات کو نہایت نشاط سے بجالاتے ہیں بلکہ وہ تو دن رات اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی خدمت مجھ سے صادر ہو جائے۔ عجیب منشرح الصدر اور جان نثار آدمی ہے میں خیال کرتا ہوں کہ ان کو اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے شاید ان کو اس سے بڑھ کر اور کسی بات میں خوشی نہیں ہوتی ہوگی کہ اپنی طاقتوں اور اپنے مال اور اپنے وجود کی ہر ایک توفیق سے کوئی خدمت بجالاویں۔ وہ دل و جان سے وفادار اور مستقیم الاحوال اور بہادر آدمی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو جزائے خیر بخشے۔ (آمین)

مندرجہ بالا عبارت میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت منشی اروڑا خان صاحب کے جو اوصاف حمیدہ بیان فرمائے ہیں ان میں سے ایک وصف اور خوبی یہ بیان کی ہے کہ "ان کو اس عاجز سے ایک نسبت عشق ہے"۔ بلاشبہ حضرت منشی صاحب کا دل بلکہ آپ کے جسم کا رواں رواں حضرت بانی سلسلہ کی محبت سے لبریز تھا۔ اس سلسلہ میں ایک نہایت ہی ایمان افروز واقعہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رقم فرماتے ہیں۔

مجھے خوب یاد ہے اور میں اس واقعہ کو کبھی نہیں بھول سکتا کہ جب ۱۹۱۶ء میں مسٹر والٹر آنجہانی جو آل انڈیا وائی ایم۔ سی۔ اے کے سیکرٹری تھے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق تحقیق کرنے کے لئے قادیان آئے تھے۔ انہوں نے قادیان میں یہ خواہش کی کہ مجھے بانی سلسلہ کے کسی پرانے (رفیق) سے ملایا جاوے اس وقت منشی اروڑے خان صاحب قادیان میں تھے۔ مسٹر والٹر کو منشی صاحب کے ساتھ بیت مبارک میں ملایا گیا۔ مسٹر والٹر نے منشی صاحب سے رسمی گفتگو کے بعد یہ دریافت کیا کہ آپ پر مرزا صاحب کی صداقت میں سب سے زیادہ کس دلیل نے اثر کیا منشی صاحب نے جواب دیا کہ میں زیادہ پڑھا لکھا آدمی نہیں ہوں اور زیادہ علمی دلیلیں نہیں جانتا۔ مگر مجھ پر جس بات نے زیادہ اثر کیا وہ حضرت صاحب کی ذات تھی جس سے زیادہ سچا اور زیادہ دیانت دار اور خدا پر زیادہ ایمان رکھنے والا شخص میں نے نہیں دیکھا۔ انہیں دیکھ کر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ باقی میں تو ان کے منہ کا بھوکا ہوں مجھے زیادہ دلیلوں کا علم نہیں ہے۔ یہ کہہ کر حضرت منشی صاحب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی یاد میں اس قدر بے چین ہو گئے کہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ اور روتے روتے ان کی ہچکی بندھ گئی اس وقت مسٹر والٹر کا یہ حال تھا کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ اور ان کے چہرہ کا رنگ ایک دھلی ہوئی چادر کی طرح سفید پڑ گیا تھا۔ اور بعد میں انہوں نے اپنی کتاب "احمدیہ موومنٹ" میں اس واقعہ کا خاص طور پر ذکر بھی کیا اور لکھا کہ جس شخص نے اپنی صحبت میں اس قسم کے لوگ پیدا کئے ہیں اسے ہم کم از کم دھوکے باز نہیں کہہ سکتے۔

کاش مسٹر والٹر کا ذہن اس طرف جاتا کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

۲۷ جنوری ۱۸۹۴ء کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے حضرت محمد خان صاحب کپور تھلہ کو ایک خط میں تحریر فرمایا۔

مجھے آپ سے اور منشی اروڑا خان صاحب اور دوسرے کپور تھلہ کے دوستوں سے دلی محبت ہے (-)

حضرت منشی اروڑا خان صاحب ریاست کپور تھلہ کے رہنے والے تھے۔ کپور تھلہ اور جماعت احمدیہ کپور تھلہ کے بارے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

کپور تھلہ قادیان کا ایک محلہ ہے۔ اور احباب کپور تھلہ کو لکھا کہ میں امید کرتا ہوں کہ آپ لوگ قیامت کو بھی میرے ساتھی ہوں گے کیونکہ دنیا میں بھی آپ نے میرا ساتھ دیا۔

اس بارہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔ اس سے کپور تھلہ کی جماعت کا ہر فرد مراد نہیں بلکہ صرف وہی لوگ مراد ہیں جنہوں نے حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا ساتھ دیا۔ جیسے منشی اروڑے خان صاحب تھے۔ یا منشی محمد خان صاحب تھے یا منشی ظفر احمد صاحب تھے۔ یہ لوگ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہزاروں نشانوں کا چلتا پھرتا ریکارڈ تھے۔ (از خطبہ ۲۲ اگست ۱۹۴۱ء مطبوعہ الفضل ۲۸ اگست ۱۹۴۱ء)

حضرت منشی صاحب نے بہت ہی معمولی ملازمت سے ترقی کی تھی پہلے کچہری میں بطور چپڑاسی کام کرتے تھے۔ پھر اہلمد کا عہدہ ان کو مل گیا اس کے بعد نقشہ نویس ہو گئے۔ پھر اور ترقی کی تو سررشتہ دار ہو گئے۔ اس کے بعد ترقی پا کر نائب تحصیلدار ہو گئے اور پھر تحصیلدار بن کر ریٹائر ہوئے۔ آپ کی زندگی فقیرانہ زندگی تھی۔ لوگ انہیں باپ کی بجائے سمجھتے تھے۔

حضرت شیخ محمد احمد مظہر تحریر فرماتے ہیں۔

مسٹر ایل فرنچ کپور تھلہ ریاست کے وزیراعظم تھے۔ جو بعد میں پنجاب گورنمنٹ کے چیف سیکرٹری ہو کر سبکدوش ہوئے وزیراعظم موصوف نہایت دبدبہ اور رعب والے حاکم تھے۔ ہر ادنیٰ و اعلیٰ ان کی تادیب سے لرزاں و ترساں رہتا تھا لیکن منشی صاحب کی وہ بہت تعظیم کرتے تھے کہ افسر ایسا ہونا چاہئے جو اپنی سادگی اور دیانت کی وجہ سے رعایا کے دل میں گھر کر جائے۔ وزیراعظم موصوف ایک دفعہ دورے پر گئے اور لوگوں سے پوچھا کہ تمہارا تحصیلدار کیسا ہے۔ سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ وہ ہمارے لئے باپ کی بجائے ہے۔ اور ہمارا سچا ہمدرد ہے۔ وزیراعظم نے منشی صاحب کا گھر جا کر دیکھا تو چند ڈھوبروں کے سوا وہاں کچھ نہ تھا اس سے وزیراعظم بہت ہی متاثر ہوئے۔

(.....احمد جلد چہارم)

بیعت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنی کتاب براہین احمدیہ شائع کی تو اس کا ایک نسخہ کپور تھلہ کے مہتمم بندوبست ولی اللہ صاحب کو بھی ارسال کیا۔ جو حضرت منشی ظفر احمد کے پھوپھا حضرت منشی حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پورہ کے چچا تھے۔ ان کے ذریعہ یہ کتاب کپور تھلہ کے احباب حضرت منشی ظفر احمد صاحب حضرت منشی اروڑے خان صاحب اور حضرت محمد خان صاحب نے پڑھی اور اس کی فصاحت و بلاغت پر عش عش کر اٹھے کہ یہ شخص بے بدل لکھنے والا ہے۔ اس کتاب کو پڑھتے پڑھتے ان تینوں بزرگوں کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے دلی وابستگی اور محبت ہو گئی۔ اور قادیان آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ ۲۳ مارچ ۱۸۸۹ء کو جن چالیس خوش قسمت افراد نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کی ان میں گیارہویں نمبر پر حضرت منشی اروڑے خان صاحب تھے۔

ایک دفعہ ایک دوست نے حضرت منشی صاحب سے پوچھا کہ جب حضرت بانی سلسلہ نے دعویٰ کیا تو آپ کو کچھ گھبراہٹ تو نہیں ہوئی تھی۔ فرمایا۔ گھبراہٹ تو ان کو ہوتی جنہوں نے اس کو دیکھا نہ تھا ہم نے تو اس کو دیکھ لیا تھا پھر ہم کیوں گھبراتے۔ اس کے منہ نے ہمیں بتا دیا تھا کہ وہ سچا ہے اور جو کہتا ہے حق کہتا ہے۔

جب بھی آپ کو ذرا فراغت ملتی تو گھر سے کمبل منگواتے اور کچہری کے ختم ہوتے ہی قادیان کو دوڑ پڑتے۔ اور کوئی نہ کوئی نیا تحفہ لے کر حضرت بانی سلسلہ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے۔ آپ خود فرماتے ہیں کہ جب میں قادیان آتا تو اور کسی سے نہیں ملا کرتا تھا۔ یکہ سے اتر کر سیدھا حضرت کی ڈیوڑھی پر پہنچ جاتا تھا۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا کہ آتا اور حضرت صاحب سے ملتا اور واپس لوٹ جاتا۔ حضرت صاحب فرماتے منشی جی اتنی جلدی۔ میں عرض کرتا حضرت بس زیارت کے لئے ہی آیا تھا۔

حضرت منشی صاحب بیت میں اس جگہ بیٹھتے کہ حضرت صاحب کا قرب حاصل ہو۔ نماز ختم ہونے کے بعد حضرت صاحب کے پیروں سے لپٹ جاتے اور بعض دفعہ حضرت صاحب کا پیر دبانے کے لئے نہایت ادب اور محبت و پیار سے کھینچ لیتے۔ اور بعض دفعہ جونہی کہ آپ ہاتھ بڑھاتے حضرت صاحب خود ہی آپ کی طرف اپنا پیر بڑھا دیتے۔

ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آپ سے فرمایا کہ منشی جی لوگ دعا کے لئے لکھتے ہیں۔ آپ کیوں نہیں لکھتے آپ نے عرض کی۔ پیارے آقا میں جانتا ہوں کہ آپ کا وقت بہت قیمتی ہے۔ جتنا وقت میرا خط پڑھنے میں لگائیں گے اتنے عرصہ میں دین کا کوئی اہم کام کر لیں گے باقی رہی دعا۔ اگر حضرت صاحب کے دل میں ہم نے جگہ پیدا کر لی ہے اور حضرت صاحب کو ہم سے محبت ہے تو ہمارے بغیر عرض کرنے کے بھی حضرت صاحب ہمیں اپنی دعاؤں میں نہیں بھولیں گے۔

ایک مرتبہ ایک دوست نے آپ سے دریافت کیا کہ دوران ملازمت آپ نے کبھی رشوت تو نہیں لی تو آپ پر ایک خاص قسم کی سنجیدگی جو جوش صداقت سے مملو تھی۔ طاری ہو گئی اور آپ نے فرمایا کہ میں نے جب تک نوکری کی اور جس طرح اپنے فرض کو نبھایا اور جس دیانت سے ادا کیا ہے اور جو فیصلے کئے ہیں وہ جس صداقت اور ایمان داری کے ساتھ کئے ہیں اور پھر جس طرح ہر قسم کی نجاستوں سے اپنے دامن کو بچایا ہے یہ سب

باتیں ایسی ہیں کہ اگر ان کو سامنے رکھ کر میں اپنے خدا سے دعا کروں تو ایک قادر تیرانداز کا تیر خطا ہو سکتا ہے لیکن مجھے اللہ پر بھروسہ ہے کہ میری وہ دعا ہرگز خطا نہیں ہو سکتی۔

حضرت منشی اروڑے خان صاحب کو حضرت بانی سلسلہ سے جو محبت و اخلاص اور فدائیت تھی اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔ مجھے وہ نظارہ نہیں بھولتا اور نہیں بھول سکتا کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی وفات پر ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ایک دن باہر سے مجھے کسی نے آواز دے کر بلوایا اور خادمہ یا کسی بچہ نے بتایا کہ دروازہ پر ایک آدمی کھڑا ہے اور وہ آپ کو بلا رہا ہے میں باہر نکلا تو منشی اروڑے خان صاحب کھڑے تھے وہ بڑے تپاک سے آگے بڑھے۔ مجھے سے مصافحہ کیا اور اس کے بعد انہوں اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے اپنی جیب سے دو یا تین پونڈ نکالے اور مجھے کہا کہ یہ اماں جان کو دے دیں اور یہ کہتے ہی ان پر رقت طاری ہو گئی اور چیخیں مار کر رونے لگ گئے اور ان کے رونے کی طاقت اس قسم کی تھی کہ یوں معلوم ہوتا تھا کہ جیسے بکرے کو ذبح کیا جا رہا ہے۔ میں کچھ حیران سا ہو گیا کہ یہ کیوں رو رہے ہیں۔ مگر میں خاموش کھڑا رہا اور انتظار کرتا رہا کہ وہ خاموش ہوں تو ان کے رونے کی وجہ دریافت کروں۔ اس طرح وہ کئی منٹ تک روتے رہے (-)۔ جب ان کو ذرا صبر آیا تو مَیں نے ان سے پوچھا کہ آپ روتے کیوں ہیں۔ وہ کہنے لگے۔ میں غریب آدمی تھا مگر جب بھی مجھے چھٹی ملتی قادیان آنے کے لئے چل پڑتا تھا۔ سفر کا بہت سا حصہ میں پیدل ہی طے کرتا تھا تاکہ سلسلہ کی ضرورت کے لئے کچھ پیسے بچ جائیں مگر پھر بھی روپیہ ڈیڑھ روپیہ خرچ ہو جاتا۔ یہاں تک کہ جب میں امراء کو دیکھتا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے بڑا روپیہ خرچ کر رہے ہیں تو میرے دل میں خیال آتا کہ کاش میرے پاس بھی روپیہ ہو اور میں حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی خدمت میں بجائے چاندی کا تحفہ لانے کے سونے کا تحفہ پیش کروں۔ آخر میری تنخواہ کچھ زیادہ ہو گئی (اس وقت ان کی تنخواہ پچیس روپیہ تک پہنچ گئی تھی) اور میں نے ہر مہینے ایک رقم جمع کرنی شروع کر دی اور میں نے اپنے دل میں یہ نیّت کی کہ جب یہ رقم اس مقدار تک پہنچ جائے گی جو میں چاہتا ہوں تو میں اسے پونڈ کی صورت میں تبدیل کر کے حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی خدمت میں پیش کر دوں گا۔ پھر کہنے لگے جب میرے پاس ایک پونڈ کے برابر رقم جمع ہو گئی تو وہ رقم دے کر میں نے ایک پونڈ لے لیا پھر دوسرے پونڈ کے لئے رقم جمع کرنی شروع کی اور جب کچھ عرصہ کے بعد اس کے لئے رقم جمع ہو گئی تو انہیں پونڈوں کی صورت میں تبدیل کرتا رہا۔ اور میرا منشاء یہ تھا کہ میں یہ پونڈ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی خدمت میں پیش کروں گا۔ مگر جب دل کی آرزو پوری ہو گئی اور پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو...... یہاں تک وہ پہنچے تھے کہ ان پر رقّت کی حالت طاری ہو گئی اور رونے لگ گئے۔ آخر روتے روتے انہوں نے اس فقرہ کو اس طرح پورا کیا کہ جب پونڈ میرے پاس جمع ہو گئے تو حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کی وفات ہو گئی۔

(از خطبہ ۲۲ اگست ۱۹۴۱ء)

اخلاص و فدائیت کی کتنی درخشندہ مثال ہے کہ حضرت منشی صاحب دیگر نمایاں مالی قربانیاں کرنے کے ساتھ ساتھ نہایت ہی قلیل تنخواہ میں سے عرصہ دراز تک کچھ رقم بھی جمع کرتے رہے اور نہ معلوم کہ اس دوران ان کے گھر میں کیا کیا تنگیاں اور تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ صرف اس خوشی کو حاصل کرنے کے لئے کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی خدمت میں سلسلہ کی ضروریات کے لئے اشرفیاں پیش کر سکیں۔

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کپورتھلہ کے رفقاء کے متعلق فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت صاحب کی معجزانہ زندگی کو دیکھ کر بیعت ہی نہیں کی بلکہ عشق پیدا کیا اور یہاں تک ترقی کی کہ لیلیٰ را بچشم مجنوں باید دید کا معاملہ ہو گیا ہے۔ ان لوگوں نے خدا کے برگزیدہ کی زندگی کو دیکھ لیا ہے کہ وہ کیسی پاک اور صاف تھی۔ اور مشاہدہ کر لیا ہے کہ وہ گناہوں سے کیسا پاک تھا۔ اب جو کچھ بھی کوئی بات ہو ان کے ایمان کے برخلاف نہیں ہوتی۔

حضرت منشی اروڑے خان صاحب کی بھی یہی کیفیت تھی کہ انہوں نے عشق اور دل کی آنکھ سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت کو دیکھا تھا۔ آپ کا یہ طریق تھا کہ جب بھی حضرت صاحب کی باتیں کرتے تو اس شان سے کرتے کہ سننے والا محسوس کرتا کہ اس شخص کا دل اور سینہ محبت صافی کا چشمہ ہے۔ اور آپ اکثر فرمایا کرتے کہ میں نے کسی دلیل اور معجزہ کی بنا پر حضرت صاحب کو قبول نہیں کیا بلکہ آپ کا نورانی چہرہ ہی ایسا تھا جو سچے کا تھا اور جھوٹے کا نہیں تھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے بعض غیر از جماعت دوستوں نے کہا کہ تم ہمیشہ ہمیں (دعوت الی اللہ) کرتے ہو۔ فلاں جگہ مولوی ثناء اللہ صاحب آئے ہوئے ہیں تم بھی آؤ اور ان کی باتوں کا جواب دو۔ منشی اروڑے خان صاحب زیادہ پڑھے لکھے نہ تھے۔ وہ کہنے لگے۔ جب ان دوستوں نے اصرار کیا تو میں نے کہ اچھا چلو۔ چنانچہ وہ انہیں جلسہ میں لے گئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی تقریر میں احمدیت کے خلاف خوب دلائل دیئے جب وہ تقریر کر کے بیٹھ گئے تو منشی صاحب سے ان کے دوست کہنے لگے کہ بتائیں ان دلائل کا کیا جواب ہے۔ حضرت منشی صاحب نے کہا کہ میں اَن پڑھ ہوں اور یہ مولوی ہے۔ ان کی دلیلوں کا جواب تو کوئی مولوی ہی دے گا۔ میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ جو چہرہ میں نے دیکھا ہے وہ کسی جھوٹے کا نہیں ہو سکتا۔

حضرت منشی اروڑے خان صاحب کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے جو والہانہ محبت اور عشق تھا اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

ان کی (حضرت منشی اروڑے خان صاحب) کی محبت کا یہ نقشہ مجھے کبھی نہیں بھولتا۔ جو گو انہوں نے مجھے خود ہی سنایا تھا مگر میری آنکھوں کے سامنے وہ یوں پھرتا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے وقت میں بھی وہیں موجود تھا۔ انہوں سنایا کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) سے ایک دفعہ ہم نے عرض کیا کہ (آپ) کبھی کپورتھلہ تشریف لائیں حضرت صاحب نے وعدہ فرمالیا کہ جب فرصت ملی تو آ جاؤں گا۔ وہ کہتے تھے کہ ایک دفعہ کپورتھلہ میں ایک دوکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شدید ترین دشمن اڈے کی طرف سے آیا اور مجھے کہنے لگا۔ تمہارا مرزا کپورتھلہ آگیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت (صاحب) کو جب فرصت ملی تو اطلاع دینے کا وقت نہ تھا اس لئے آپ بغیر اطلاع دیئے ہی چل پڑے۔ منشی اروڑے خان صاحب نے یہ خبر سنی تو وہ خوشی میں ننگے سر اور ننگے پاؤں اڈے کی طرف بھاگے۔ مگر چونکہ خبر دینے والا اشد ترین مخالف تھا اور ہمیشہ احمدیوں سے تمسخر کرتا رہتا تھا۔ ان کا بیان تھا کہ تھوڑی دور جا کر مجھے خیال آیا کہ یہ بڑا خبیث دشمن ہے اس نے ضرور مجھ سے ہنسی کی ہو گی۔ چنانچہ مجھ پر جنون سا ہو گیا اور یہ خیال کر کے کہ نہ معلوم حضرت صاحب آئے بھی ہیں یا نہیں میں کھڑا ہو گیا اور میں نے اسے بے تحاشا برا بھلا کہنا شروع کر دیا کہ تو بڑا خبیث اور بدمعاش ہے تو میرا پیچھا نہیں چھوڑتا۔ اور ہمیشہ ہنسی کرتا رہتا ہے بھلا ہماری قسمت کہاں کہ حضرت صاحب کپورتھلہ تشریف لائیں۔ وہ کہنے لگا۔ آپ ناراض نہ ہوں اور جا کر دیکھ لیں۔ مرزا صاحب واقعہ میں آئے ہوئے ہیں۔ اس نے یہ کہا تو میں پھر دوڑ پڑا۔ مگر پھر خیال آیا کہ اس نے ضرور دھوکا کیا ہے۔ چنانچہ پھر میں اسے کوسنے لگا کہ تو بڑا جھوٹا ہے ہمیشہ مجھ سے مذاق کرتا رہتا ہے۔ ہماری قسمت ایسی کہاں کہ حضرت صاحب ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ مگر پھر اس نے کہا کہ منشی صاحب وقت ضائع نہ کریں مرزا صاحب واقعہ میں آئے ہوئے ہیں چنانچہ پھر اس خیال سے کہ شاید واقعہ میں آ ہی گئے ہوں میں دوڑ پڑا۔ مگر پھر یہ خیال آ جاتا کہ کہیں اس نے دھوکا ہی نہ دیا ہو۔ چنانچہ پھر اسے ڈانٹا۔ آخر وہ کہنے لگا مجھے برا بھلا نہ کہو اور جا کر اپنی آنکھوں سے دیکھ لو واقعہ میں مرزا صاحب آئے ہوئے ہیں۔ غرض کبھی میں دوڑتا اور کبھی یہ خیال کر کے کہ مجھ سے مذاق ہی نہ کیا گیا ہو ٹھہر جاتا۔ میری یہی حالت تھی کہ میں نے سامنے کی طرف جو دیکھا تو حضرت صاحب تشریف لا رہے تھے۔ اب یہ والہانہ محبت کا رنگ کتنے لوگوں کے دلوں میں پایا جاتا ہے۔ یقیناً بہت ہی کم لوگوں کے دلوں میں۔

(از خطبہ ۲۲ اگست ۱۹۴۱ء)

۱۹۱۴ء میں تحصیل دار کے عہدہ سے ریٹائر ہو کر آپ نے پنشن حاصل کی۔ اگرچہ حکام بالا آپ کو ابھی فارغ نہ کرنا چاہتے تھے۔ اور فرض شناسی سے اپنے کاموں کو سرانجام دینے کی وجہ سے آپ کی بہت قدر کرتے اور قیمتی وجود سمجھتے تھے۔ مسٹر فرنچ پنجاب گورنمنٹ کے ایڈیشنل سیکرٹری اور ریاست کپورتھلہ میں ایک عرصہ تک وزیر رہ چکے تھے آپ سے بہت ہی خوش اور مطمئن تھے۔ جب منشی صاحب پنشن لینے لگے تو وہ رضامند نہ تھے لیکن جب منشی صاحب کی خواہش زیادہ دیکھی تو آپ کو ۳/ ۲ حصہ تنخواہ کا پنشن کے طور پر دیا اور کہا کہ یہ خاص شخص ہے اس لئے اس کی پنشن میں بھی خصوصیت ہونی چاہئے۔

۱۹۱۵ء میں مستقل طور پر قادیان میں آ گئے اور پھر اخیر عمر تک یہیں رہے۔ دن بھر کا شغل یہی تھا کہ پانچوں نمازیں بیت مبارک میں ادا فرماتے ہر وقت آپ کا دل بیت سے ہی اٹکا رہتا۔ بیت مبارک میں پہلی صف میں دائیں طرف دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھتے۔ سارا دن قرآن شریف پڑھتے رہتے۔ حضرت صاحب کے سینکڑوں اشعار زبانی یاد تھے اور گفتگو میں اکثر شعر پڑھتے۔ اسی طرح حضرت صاحب کی کتب کی عبارتیں از بر تھیں حضرت صاحب کے ذکر پر آپ کی آنکھوں میں پانی بھر آتا۔ قادیان میں فقیرانہ اور مستانہ شان سے رہتے تھے کوئی شخص جو نہ جانتا ہو وہ کبھی گمان بھی نہ کر سکتا تھا کہ یہ شخص تحصیلدار رہا ہے۔ آپ کو جس قدر پنشن ملتی اس میں سے ایک حصہ اپنے خرچ کے لئے رکھ کر باقی تمام سلسلہ کی ضروریات کے لئے پیش کر دیتے۔

۲۳ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو بیت مبارک میں ظہر کی نماز ادا کی۔ اور ہاتھ کے اشارہ سے بتایا کہ کان اور جبڑے کے گرداگرد درد ہے۔ دوا وغیرہ دی گئی۔ اگلے روز جمعہ سے قبل حالت غیر ہو گئی۔ بعد جمعہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی ان کی کوٹھڑی میں مع ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب تشریف لے گئے بخار کا زور تھا۔

باقی صفحہ ۶ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

اردن - اسرائیل سرحد کھول دی گئی

مشرق وسطی میں حالات کا ہر نیا قدم امن کو مستحکم کرتا دکھائی دے رہا ہے۔ ماضی کے حالات تیزی سے بدل رہے ہیں۔ گزشتہ روز اردن اور اسرائیل کی سرحد کھول دی گئی۔ اس مقصد کے لئے سرحد پر ایک تقریب منعقد کی گئی۔ اردن کے ولی عہد شہزادہ حسن اور اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر یزک رابن نے فیتہ کاٹ کر ایک دوسرے کی سرحدیں کھولنے کا اظہار کیا۔ اس کے بعد اسرائیل کے وزیر اعظم مسٹر رابن اردن کے سرحدی قصبہ میں گئے جہاں اردن کے شاہ حسین نے ان کا استقبال کیا۔ یہاں پر دونوں لیڈروں نے ایک دوسرے سے بات چیت کی اور تقاریر کیں۔ مسٹر رابن نے کہا کہ چند ماہ پہلے میں اردن کی سرزمین پر آنے کا تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ شاہ حسین نے کہا کہ ہم امن کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں۔ دونوں ملکوں کی سرحدیں ایک دوسرے کے لئے کھولے جانے کے بعد دونوں ملکوں میں جاری ۴۶ سالہ پرانی دشمنی کا بھی خاتمہ کر دیا گیا ہے۔

اسرائیل سے فلسطینیوں کا شکوہ

جوں جوں اسرائیل اردن کی طرف دوستی میں بڑھ رہا ہے فلسطینیوں کو یہ شکوہ پیدا ہو رہا ہے کہ اسرائیل انہیں نظرانداز کر رہا ہے۔ اسرائیل کے وزیر برائے ماحولیات نے کہا کہ یہ ہمارا حق ہے کہ ہم اردن کے ساتھ اپنے تعلقات کو اپنے اطمینان کے مطابق مضبوط بنائیں۔ تاہم تعلقات کی یہ بہتری فلسطینیوں کے ساتھ بگاڑ کی قیمت پر نہیں ہونی چاہئے۔ اسرائیلی وزیر نے یہ بات اسرائیلی کابینہ کی ہفتہ وار میٹنگ کے بعد بتائی۔ انہوں نے کہا کہ ہم فلسطینیوں کے لئے اچھے جذبات کا اظہار کرتے ہیں اور ہم اس سے لاتعلق نہیں ہو سکتے کہ جریکو اور غازہ میں کیا ہو رہا ہے۔ خصوصاً اس وقت جب کہ ہم وہاں سے اپنی فوجیں نکال چکے ہیں۔

اس سے قبل اسرائیلی وزیر خارجہ مسٹر پیریز نے کہا تھا کہ ہم فلسطینیوں کو ان کے مسائل حل کرنے میں مدد دیں گے تاکہ خود مختاری صحیح طور پر قائم رہے۔ انہوں نے کہا کہ فلسطینی جو نقشہ کھڑا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ہم اس کی مدد کریں گے اور کرتے رہیں گے۔

امریکی وزیر خارجہ کی کوششیں

امریکی وزیر خارجہ مسٹر وارن کرسٹوفر شام اور اسرائیل کے درمیان مذاکرات کے بارے میں تعطل دور کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں اور اس سے قبل کئی ناکام کوششیں کر چکے ہیں۔ اب وہ ایک بار پھر مشرق وسطی کے دورے پر آئے تھے۔

گزشتہ روز انہوں نے شام کے صدر حافظ الاسد کے ساتھ ملاقات کے بعد کہا کہ اسرائیل اور شام کے درمیان مذاکرات کی بنیادیں رکھ دی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ تاہم میں نے لبنان میں حزب اللہ کی گوریلا کارروائیوں پر صدر اسد سے تشویش کا اظہار کر دیا ہے۔ مسٹر کرسٹوفر نے شام کے صدر کے ساتھ ۵ گھنٹے گذارے جس کے دوران انہوں نے صدر اسد کی اسرائیل لیڈر سے بات چیت دوبارہ شروع کرنے میں رکاوٹوں کا جائزہ لیا۔ یاد رہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت کو تعطل کا شکار ہوئے ۵ ماہ گذر چکے ہیں۔ یہ مذاکرات ۲۵۔ فروری کو اس وقت معطل کر دیئے گئے تھے جب ہیبرون میں ایک یہودی انتہا پسند نے ۲۹ فلسطینیوں کو ہلاک کر دیا تھا۔ تاہم دونوں ملکوں کے درمیان گولان کی پہاڑیوں پر سے اسرائیلی فوجوں کے واپسی کے مسئلے پر ایسے اختلافات موجود ہیں جو دور نہیں ہو رہے۔ شام کا کہنا ہے کہ اسرائیل اپنی فوجیں گولان سے واپس بلانے کا قطعی اعلان کرے جب کہ اسرائیل کا اصرار ہے کہ پہلے دونوں ملکوں کے درمیان امن سمجھوتہ طے پایا جائے اس کے بعد وہ مرحلہ وار گولان سے فوجیں واپس بلائے گا۔ اسرائیل نے یہی صورت حال فلسطینیوں اور اردن کے ساتھ روا رکھی ہے۔ دونوں کے ساتھ اسرائیل کا امن سمجھوتہ اور دوستی ہو چکی ہے لیکن باہمی متنازعہ معاملات کا ایک حصہ ابھی تک حل طلب ہے اور فریقین کی بات چیت جاری ہے۔ فلسطینیوں نے اور اردن نے بیت المقدس کی واپسی پر اصرار نہیں کیا بلکہ اس سے کم جو ملتا تھا لے لیا ہے۔ لیکن شام کی قیادت کئی سال سے اس بات پر اڑی ہوئی ہے کہ وہ گولان کی پہاڑیوں پر سے مکمل انخلاء سے کم کسی صورت پر راضی نہیں ہوگی۔

مسٹر کرسٹوفر نے بتایا کہ ہم نے دونوں فریقوں کے موقف پر بات چیت کی۔ ہم نے یہ دیکھا کہ دونوں کے درمیان حل کے کیا عناصر ہو سکتے ہیں۔ ہم نے دونوں فریقوں کے اصولی معاملات پر غور و خوض کیا۔ یہ ایک ایسی میٹنگ تھی جس میں معلومات حاصل کی گئیں۔ ہم ایک ٹھوس ترقی کے لئے بنیادیں رکھ رہے ہیں۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ میں دونوں فریقوں سے رابطہ قائم رکھوں گا۔ میں اس علاقے میں مستقبل قریب میں واپس آؤں گا۔

مسٹر کرسٹوفر کے ساتھ ایک آفیسر نے بتایا کہ امریکی وزیر خارجہ غالباً اگلے ماہ دوبارہ آئیں گے۔ امریکی وزیر خارجہ کا چند ماہ میں یہ تیسرا دورہ ہے۔ اس دورہ کے دوران لبنان میں حزب اللہ کے گوریلوں نے اسرائیل پر کئی حملے کئے۔ حزب اللہ کو ایران کی پشت پناہی حاصل ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ میں نے شام کو کہا ہے کہ اس کا لبنان میں جو اثر رسوخ ہے اس کی بنیاد پر وہ حزب اللہ کو اس کی کارروائیوں سے باز رکھ سکتا ہے۔ لیکن شامی قیادت کا کہنا ہے کہ ان حملوں کی ذمہ داری اسرائیل پر عائد ہوتی ہے جو جنوبی لبنان میں تشدد کا ذمہ دار ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ میں نے اپنی فکرمندی کا اظہار کیا اور اس مسئلے پر سنجیدگی سے بات چیت کی۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ صدر اسد نے میری باتیں غور اور توجہ سے سنیں اور انہیں سمجھنے کی کوشش کی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انہوں نے اس سے اتفاق بھی کیا۔

یہ ساری تفاصیل بتاتی ہیں کہ امریکی وزیر خارجہ کا یہ حالیہ دورہ بھی سابقہ دوروں کی طرح ناکام رہا ہے۔ اور صدر اسد اب بھی ماضی کی طرح اپنے موقف پر اڑے ہوئے ہیں اور امریکہ کے وزیر خارجہ کے بار بار کے دورے اور صدر امریکہ کے ٹیلی فون ان کے موقف میں تبدیلی نہیں لا سکے۔ یاد رہے کہ مشرق وسطی میں امن کی صورت حال میں اب شام اکیلا رہ گیا ہے۔ اس کے ساتھ لبنان بھی ہے لیکن لبنان چونکہ شام کے ماتحت ملک شمار ہوتا ہے اس لئے اس کا مسئلہ شام ہی سے وابستہ ہے۔ دیگر وہ تمام ممالک جن کی سرحدیں اسرائیل سے ملتی ہیں یعنی مصر، اردن اور فلسطینی سب کے سب اسرائیل سے صلح اور دوستی کر چکے ہیں۔ اس صورت حال میں شام پر ایک ان دیکھا دباؤ ہے اور اسرائیل اور امریکہ کا خیال ہے کہ شام اس دباؤ کو برداشت نہ کر سکے گا۔ اب ہو گا کیا اس کا فیصلہ وقت ہی کرے گا۔

سربوں کا سخت موقف

سربوں کو امن سمجھوتہ پر راضی کرنے کے لئے مغربی ملکوں کا سخت دباؤ ابھی تک کارگر نہیں ہو سکا۔ اب سربوں کے صدر نے بھی بوسنین سربوں کی مخالفت کر دی ہے۔ بلغراد میں سابق یوگوسلاویہ کی جگہ قائم حکومت نے بھی بوسنین سربوں کی مخالفت کی ہے۔ نیٹو کے طیاروں کے حملے بھی بوسنین سربوں پر ہوئے ہیں۔ لیکن اس سب کے باوجود بوسنین سربوں کے لیڈر ریڈووان کرازک نے کہا ہے کہ وہ اکیلے اپنی جنگ لڑیں گے اور سب کا مقابلہ کریں گے۔ ان سربوں نے اس علاقے میں مسلمانوں کے خلاف وحشت و بربریت کی تاریخ رقم کی ہے۔ حیرت ہے کہ ابھی تک ظلم کر کے ان کا دل بھرا نہیں۔ کیونکہ امن کا جو معاہدہ کیا گیا ہے۔ اس میں ان کے خلاف کوئی کارروائی تجویز نہیں کی گئی اور نہ ہی ان کے مظالم کے خلاف کوئی سزا یا قانونی کارروائی کئے جانے کا خدشہ ہے۔ بلکہ بات صرف اتنی ہے کہ سربوں کو ان کے ظلم میں اضافہ کرنے سے روکا جا رہا ہے اور بس! سربوں کو یہ بھی منظور نہیں۔ وہ اب بھی چاہتے ہیں کہ عالمی برادری ان کے ظلموں پر مہر تصدیق ثبت کر دے اور وہ جو بوسنیا کے مسلمانوں کا نام ونشان مٹانا چاہتے تھے ان کے عزائم کی تکمیل کر دے۔ لیکن حالات کا رخ بتا رہا ہے کہ اب شاید ایسا ممکن نہ ہو۔ بوسنیا کے لوگوں کی مصیبتوں کے دن اب ختم ہونے والے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۵

ہوش بجانہ تھے۔ سانس اکھڑ رہا تھا قریباً ڈیڑھ گھنٹہ حضرت امام جماعت احمدیہ ان کے پاس رہے اور دوائیں دی گئیں۔ اسی دن یعنی ۲۴ اور ۲۵ اکتوبر کی درمیانی شب یہ مبارک وجود اپنے مولائے حقیقی سے جا ملا۔ اگلے روز بعد عصر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ساڑھے چار صد احمدی احباب کے ساتھ آپ کا جنازہ پڑھایا۔ باوجودیکہ حضرت صاحب کی طبیعت ناساز تھی۔ جنازہ کو کندھا دیا اور تھوڑی دور تک ساتھ بھی گئے۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

(الحکم یکم نومبر ۱۹۱۹ء)

آپ نے ۸۰ سال سے زائد عمر پائی۔ الغرض حضرت منشی اروڑے خان صاحب ان چند بزرگوں میں سے تھے جن کے ساتھ حضرت (بانی سلسلہ احمدیہ) کو خاص بے تکلفانہ تعلق تھا آپ حضرت صاحب کے جاں نثار پروانے تھے۔ انتہا درجہ محبت کرنے والے انتہا درجہ مخلص اور وفادار۔ اپنے محبوب کی محبت میں جینے والے۔ جن کا مذہب عشق تھا۔ اور اسی عشق میں اپنی زندگی گزار دی۔

اللہ تعالیٰ حضرت منشی صاحب کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب خاص میں جگہ دے۔ اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد امتیاز خالد صاحب مربی سلسلہ ضلع خانیوال کی والدہ محترمہ بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ صحت بہت کمزور ہو چکی ہے۔

○ محترمہ امتہ المجید صاحبہ زوجہ چوہدری عطاء اللہ صاحبؒ (آف ٹنڈو الہ یار سندھ) دار الرحمت وسطی ربوہ پر دائیں طرف فالج کا حملہ ہوا۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔

○ مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب منڈی ٹاؤن لیہ بوجہ شوگر کافی عرصہ سے بستر علالت پر صاحب فراش ہیں۔ اسی طرح ان کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بھی بہت عرصہ سے علیل ہیں۔

سانحہ ارتحال

○ میاں عبد السمیع حسنی ایڈووکیٹ ربوہ کے برادر نسبتی محترم یونس احمد اسلم صاحب درویش قادیان کی بیوہ محترمہ امتہ السلام صاحبہ بقضائے الٰہی مورخہ ۱۴۔ جولائی کو قادیان میں وفات پا گئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

نکاح و تقریب رخصتی

○ مکرم خواجہ خلیل احمد صاحب نارتھ ناظم آباد کراچی سے تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم ڈاکٹر حفیظ احمد صاحب کی شادی مورخہ ۲۰۔ اپریل بروز بدھ ہمراہ مکرمہ امتہ الرؤف صاحبہ بنت شیخ محمد اسلم صاحب صدر جماعت احمدیہ قصور شہر طے پائی ہے۔ بارات کراچی سے قصور پہنچی اور مکرم فرید احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ نے مبلغ ۵۰۰۰۰/- روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان فرمایا اور رخصتی کی دعا محترم امیر صاحب ضلع قصور نے کروائی۔

مکرم ڈاکٹر حفیظ احمد صاحب مکرم خواجہ محمد شریف صاحب ڈھینگرہ گوجرانوالہ رفیق حضرت بانی سلسلہ کے پوتے اور اسی طرح مکرمہ امتہ الرؤف صاحبہ مکرم خواجہ محمد عثمان صاحب سی جی اور رفیق حضرت بانی سلسلہ کی پوتی ہیں۔

مورخہ ۲۳۔ اپریل کو کراچی میں ہالی ڈے ان Holiday Inn میں دعوت ولیمہ کی تقریب ہوئی۔ جس میں بکثرت احباب جماعت و دیگر دوستوں نے شرکت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ فریقین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت و مبارک کرے۔

مقابلہ مضمون نویسی

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی سہ ماہی دوم میں "دعا کی اہمیت اور اس کے خوبصورت ثمرات" کے موضوع پر منعقد ہونے والے مقابلہ مضمون نویسی میں درج ذیل خدام نے پوزیشنیں حاصل کیں۔

اول۔ مجیب احمد خان ڈرگ کالونی کراچی

دوم۔ رانا سجاد احمد خان علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

سوم۔ صفوان احمد ملک ناصر ہوسٹل ربوہ

سہ ماہی سوم میں مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان تھا قیام پاکستان اور جماعت احمدیہ۔ نتائج ذیل کے مطابق رہے۔

اول۔ عمران ارشد دار الذکر لاہور

دوم۔ عبد الوہاب منگلا علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

سوم۔ مظفر احمد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سب کے لئے مبارک کرے۔

(مہتمم تعلیم)

خون کا رضاکارانہ عطیہ

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے شعبہ خدمت خلق کے تحت احاطہ بیت المہدی میں مرکز عطیہ خون کے قیام کے بعد ۲۷۔ افراد نے اب تک رضاکارانہ طور پر عطیہ خون پیش کیا ہے۔

مرکز عطیہ خون کا فون نمبر 212312 ہے اور آج کل اوقات کار صبح ۹ بجے تا ۱ بجے اور شام ۶ تا ۱۰ بجے ہیں۔ خون کا عطیہ پیش کرنے والے اس دوران اپنا نام درج کرا سکتے ہیں۔

(مہتمم خدمت خلق)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم سید محمد احمد صاحب بابت ترکہ محترمہ سیدہ سردار بیگم صاحبہ)

مکرم سید محمد احمد صاحب N-245 ڈیفنس سوسائٹی لاہور کینٹ نے درخواست دی ہے کہ ان کی والدہ محترمہ سیدہ سردار بیگم صاحبہ بقضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر ۱۰۔۹/۴۰۸ دفتر امانت و خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں موجود ہے۔ جس میں اس وقت ۹۹۴۳/۱۲ روپے بقایا رقم موجود ہے۔ موصوفہ کے ورثاء اس بات پر متفق ہیں اس رقم میں سے مبلغ ۶۲۹۷/- روپے محترمہ والدہ صاحبہ موصوفہ کی طرف سے بطور چندہ تحریک جدید ادا کر دیئے جائیں اور باقی رقم خاکسار کو ادا کر دی جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم سید محمد احمد صاحب (بیٹا)

۲۔ مکرم سید محمد اجمل صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ امتہ الکریم صاحب وصیت نمبر ۱۲۳۴۱ زوجہ مکرم محمد حسین خان صاحب ساکن ڈب کورونہ ضلع پشاور نے ۱۹۴۹ء میں وصیت کی تھی اس کے بعد سے موصیہ کا دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں موصیہ شوکت منزل دار الصدر ربوہ میں بھی رہائش پذیر رہی ہیں۔ موصیہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں علم ہو تو براہ کرم دفتر وصیت کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کار پرداز ربوہ)

مکرم میاں غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عزیزم ڈاکٹر سعید احمد جو اس وقت گورنمنٹ فیڈرل سروسز ہسپتال اسلام آباد میں بطور ڈاکٹر ملازم ہیں ماہ جولائی میں میڈیکل پارٹ ا (میڈیکل Part I) کا امتحان پاس کیا ہے۔ ڈاکٹری کی اعلیٰ تعلیم کے سلسلہ میں مشکل ترین امتحان ہے۔ پاس کر لیا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ عزیزم کی مزید ترقی اور خصوصی خدمت دین کیلئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

نوٹس داخلہ

○ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارہویں کلاس میں آرٹس اور سائنس مضامین میں داخلہ گورنمنٹ کی داخلہ پالیسی کے عین مطابق میرٹ کی بنیاد پر ہو گا۔ جو ۲۸۔ اگست ۹۴ء تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔

خصوصی سیٹوں پر داخلہ کے لئے الگ فارم جمع کروانے ہونگے۔ دفتر میں داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۵۔ اگست ۹۴ء ہے۔ داخل شدہ امیدواروں کی لسٹ ۲۰۔ اگست کو کالج نوٹس بورڈ پر لگا دی جائے گی۔ فیس جمع کروانے کی آخری تاریخ ۲۵۔ اگست ۹۴ء ہے۔ داخلہ فارم اور پراسپکٹس دفتر سے دستیاب ہیں۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت۔ ربوہ)

اعلان داخلہ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ

○ کالج ہذا میں سال اول کے لئے پری میڈیکل و پری انجینئرنگ کلاسز میں داخلہ کے لئے پروگرام میں درج ذیل تبدیلی کی گئی ہے۔

۱۔ داخلہ فارم و پراسپکٹس دفتر سے صبح آٹھ بجے تا بارہ بجے تک حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۲۔ داخلہ فارم واپس دفتر میں داخل کروانے کی آخری تاریخ ۱۶۔ اگست ۹۴ء ہے۔

۳۔ انٹرویو ۱۷۔ اگست ۹۴ء کو صبح آٹھ بجے اکیڈمی میں ہونگے۔

۴۔ کامیاب امیدواروں کی لسٹ ۱۸۔ اگست کو بورڈ پر لگا دی جائے گی۔

ادارہ ہذا محکمہ تعلیم فیصل آباد سے باقاعدہ منظور شدہ ہے اور یہاں N.C.C کی ٹریننگ بھی دی جاتی ہے۔

(پرنسپل)

ادائیگی واجبات بلدیہ

○ بلدیہ ربوہ کے واٹر ریٹ و ترقیاتی ٹیکس کے علاوہ دیگر ٹیکسز کے واجبات اہالیان ربوہ کے ذمہ واجب الوصول ہیں جن کی ادائیگی کرنا ضروری ہے۔

لہٰذا اس سلسلہ میں درخواست ہے کہ تمام محلہ جات کے صدران اپنے حلقہ میں اس امر کا اعلان کروائیں کہ جن افراد کے ذمہ واٹر ریٹ بل و ترقیاتی ٹیکس کے علاوہ دیگر ٹیکسز واجب الادا ہیں وہ فوری طور پر بلدیہ کے فنڈ میں جمع کروائیں بصورت دیگر نادہندگان کے خلاف قانون کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(چیف آفیسر ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

دردوں سے فوری نجات

پینز کیوریٹو سمیل PAINS CURATIVE SMELL بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کی دردوں کیلئے مؤثر

24 گھنٹوں کیلئے آزمائش مفت

تفصیلی لٹریچر مفت طلب کریں: کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل ربوہ

فون 04524 771 / 211283

فیکس 04524-212299

خبریں

ربوہ : 11- اگست-1994ء
صبح سے ہلکی ہلکی بارش ہو رہی ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 24 درجے سنٹی گریڈ اور زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان کو ایف ۱۶ طیارے دینے کی پیشکش برقرار ہے۔ مگر اس کے لئے ایٹمی پروگرام بند کرنا ہو گا۔ امریکی محکمہ خارجہ نے کہا کہ اس مسئلے پر دونوں ممالک میں تبادلہ خیال جاری ہے ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔ اور مستقبل قریب میں کسی فیصلہ پر پہنچنے کی امید بھی نہیں۔ یاد رہے کہ پاکستان ۳۸۔ ایف ۱۶ طیاروں کی قیمت ادا کر چکا ہے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے امریکہ سے کہا ہے کہ یا ہمیں ایف ۱۶ طیارے دیئے جائیں یا پیسے واپس کر دیں۔ اس سودے کو سیاست سے وابستہ نہ کیا جائے پاکستان امریکہ کے ساتھ اچھے تعلقات اصولوں کی بنیاد پر رکھنا چاہتا ہے انہوں نے کہا کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حکومت ملک کی معیشت کو مضبوط بنا رہی ہے۔ بجٹ کے خسارہ میں ۶ فیصد کمی ہوئی ہے اور زر مبادلہ کے ذخائر میں اضافہ ہوا ہے۔ سوشل ایکشن پروگرام بھی جلد شروع کریں گے۔

○ ملک میں عام نمک کے استعمال پر پابندی لگانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اب صرف آیوڈین ملا نمک استعمال ہو گا۔ یہ اقدامات ۵ کروڑ پاکستانیوں کو ذہنی و جسمانی بیماریوں سے بچانے کے لئے کئے جا رہے ہیں یونیسف کی رپورٹ ہے کہ آیوڈین کی کمی کے باعث پاکستانیوں کا آئی کیو کم ہو گیا ہے۔ اور بیماریاں بڑھ رہی ہیں۔ بیگم شہناز وزیر علی نے بھی اس قسم کی ایک سمری بھجوائی ہے۔ حکومت کے سروے کے مطابق ملک کی ۷۰ فیصد آبادی آیوڈین کی کمی کا شکار ہے۔

○ آزاد کشمیر کے علاقے میں ہیلی کاپٹروں اور طیاروں نے پروازیں کیں۔ بھارتی فوج لائن آف کنٹرول کی مسلسل خلاف ورزیاں کر رہی ہے۔ بھارت کی بلا اشتعال فائرنگ سے ۲ شہری شہید اور دو پاکستانی فوجیوں سمیت ۸۔ افراد زخمی ہو گئے۔

○ کراچی میں فائرنگ سے ایک شخص ہلاک اور ۳ زخمی ہو گئے۔ متاثرہ علاقوں میں ویرانی چھائی ہوئی ہے۔ بازار بند ہیں۔ کورنگی ناظم آباد فیڈرل بی ایریا۔ میں قانون نافذ کرنے والے اداروں نے بھی ۱۰۰۔ افراد کو حراست میں لے لیا۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے اپنی بہن وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو شدید ترین تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا ہے' بے نظیر "غدار ابن غدار" ہیں پوری قوم کو ایجنٹ بنا دیا ہے۔ سندھ میں عدلیہ کو حکومت کی چوکیدار بنا دیا گیا ہے۔ ہمارے کارکنوں کا کیس سننے کے لئے کوئی تیار نہیں۔ انہوں نے کہا کہ یاد رکھیں "شہید بابا" کے ساتھ جس نے بھی ظلم کیا اس کو زمین کی مٹی بھی نہیں ملی۔ انہوں نے دھمکی دی کہ اگر ان کا ۱۴۔ اگست کا پشاور کا جلسہ خراب کیا گیا تو شیرپاؤ کہیں بھی جلسہ نہیں کر سکیں گے۔

○ سندھ میں سیاسی جماعتوں کو بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے کی اجازت دے دی گئی۔ امیدوار اپنی جماعت کا نام' جھنڈا اور بینر استعمال کر سکے گا۔

○ راولپنڈی میں بارش سے زبردست تباہی آئی ہے۔ بارش اور نالہ لئی میں پانی کی سطح کی بلندی کے تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے۔ نالہ لئی میں پانی ۲۷ فٹ بلند ہو گیا۔ ممتاز کالونی کی عمارتیں پہلی منزل تک ڈوب گئیں۔

○ شدید بارشوں سے سیالکوٹ شکر گڑھ اور وزیر آباد سیکشنوں پر ٹرینوں کی آمدورفت معطل ہو گئی۔ نالہ بیئں کا پانی ارد گرد پھیل گیا۔ نالہ ایک' نالہ پلکھو اور دریائے توی میں اونچے درجے کے سیلاب سے فصلیں تباہ اور مکانات گر گئے قلعہ سوبھا سنگھ میں تباہی آگئی۔

○ سپریم کورٹ شریعت بنچ کے جج مسٹر جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری نے کہا ہے کہ ہمیں ناموس رسالت کے لئے حکومت کے کسی قانون کی ضرورت نہیں۔ حضور ﷺ کی عزت کا محافظ رب ہے۔ متحدہ علماء کونسل کے زیر اہتمام قانون ناموس رسالت اور حقوق انسانی کے موضوع پر ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قرآن کی ہر آیت تحفظ ناموس رسالت کے لئے ہے۔

○ ترکمانستان کے صدر سمیت ۸۵ رکنی وفد پاکستان کے یوم آزادی کی تقاریب میں شرکت کرے گا۔ نامور فنکار بھی آئیں گے۔

○ مولانا فضل الرحمٰن نے جو امور خارجہ کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین ہیں کہا ہے کہ یہ عہدہ اپوزیشن کا حق ہے۔ لیکن اس عہدے پر باریش شخص کو برداشت نہیں کیا جا رہا۔

○ نواز شریف رابطہ عوام مہم کے سلسلے میں کوئٹہ' سکھر اور ۱۴۔ اگست کو کراچی میں جلسہ عام سے خطاب کریں گے۔

○ منگلا پل تعمیر نہ ہونے پر ٹرانسپورٹروں نے دوسرے روز بھی مکمل ہڑتال کی۔ مزید ٹرانسپورٹر ہڑتال میں شامل ہو رہے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اکتوبر میں خانہ شماری کرانے کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ۱۷۔ اگست کو اسلام آباد جانے سے کسی کو نہیں روکا جائے گا۔ تاہم اعجاز الحق کسی کو برسی ہائی جیک کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان کی سلامتی کو خطرہ ہے ہر دروازے پر دستک دوں گا۔ جدھر جاتا ہوں لوگ کہتے ہیں خدارا ڈاکوؤں سے نجات دلا دیں۔

○ سندھ نے وفاق سے کہا ہے کہ اسے ۱۰۔ ارب روپے دیئے جائیں تاکہ بھرتی پر سے پابندی اٹھائی جا سکے۔

○ سپاہ صحابہ نے ناموس صحابہ بل کے حق میں گرفتاریاں پیش کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ دیگر جماعتوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے کمیٹی کا قیام کر دیا گیا۔ سپاہ صحابہ نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیں گے۔

○ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ یعقوب میمن سے "خصوصی مقاصد" کے لئے فرضی بیانات دلوائے جا رہے ہیں۔

○ ڈاکوؤں نے لاہور کے ایک طالب علم کو اغوا کر کے اس کے چہرے پر جئے سندھ کندہ کر دیا۔

○ سرحد کے سابق وزیر اعلیٰ صابر شاہ نے کہا ہے کہ سرحد میں حکومت کی تبدیلی چند دنوں کی بات ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ وہ مہران بینک تحقیقاتی کمیشن کے سامنے پیش نہیں ہوں گے۔

○ کراچی میں آگ اور خون کے کھیل میں ۷۔ افراد ہلاک ۱۸۔ زخمی ہو گئے۔ مرنے والوں میں ائر فورس کا ایک ملازم بھی شامل ہے۔

○ گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ مختلف علاقوں سے ۱۲۰ افراد گرفتار کر لئے گئے۔ بھاری مقدار میں ہتھیار بھی برآمد کر لئے گئے۔

○ سپریم کورٹ نے نواز شریف کو ہیلی کاپٹر کی عبوری اجازت دینے بارے میں لاہور ہائی کورٹ کا عبوری فیصلہ برقرار رکھا لیکن عدالت کو ہدایت کی کہ ۱۵۔ اگست کے بعد سے روزانہ سماعت کی جائے۔

○ بھارتی فوجی نفسیاتی طور پر جنگ ہار چکے ہیں وہ اسلحہ کی پیٹیاں حریت پسندوں کو اونے پونے داموں فروخت کر دیتے ہیں۔ حریت پسندوں سے رابطہ کر کے ان سے جاں بخشی کی اپیلیں کی جاتی ہیں سکھ فوجی بھی حریت پسندوں کی مدد کرتے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ میرے ہوتے ہوئے کوئی جہانگیر بدر یا کسی اور کو تنگ نہیں کر سکتا۔

○ صدر لغاری نے کہا ہے کہ ہم مظلوم مسلمانوں کی حمایت کرتے رہیں گے چاہے وہ بوسنیا کے ہوں یا کسی اور جگہ کے۔

○ امریکی سفیر نے کہا ہے کہ امریکہ بھارت سے ایٹم بم نہ بنانے کا وعدہ چاہتا ہے۔

○ دینی جماعتوں نے ۱۴۔ اگست کو جشن آزادی کی تقریبات کے سلسلے میں پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے ہونے والے گرینڈ کلچرل شو میں شرکت کی دعوت مسترد کر دی ہے۔

○ کراچی میں بریگیڈئر امتیاز اور ان کے اہل خانہ کے نام کروڑوں روپے کے پلاٹوں کا انکشاف ہوا ہے۔ ایف آئی اے کی ٹیموں نے مختلف ہاؤسنگ سوسائٹیوں کا ریکارڈ قبضے میں لے کر تفتیش شروع کر دی ہے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ ۱۴۔ اگست ۱۹۹۴ء بروز اتوار یوم آزادی کے سلسلہ میں تعطیل ہو گی لہٰذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر)

انگریزی ادویات ٹیکہ جات کا مرکز
بہتر تشخیص ⁂ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون : 34134

شادی بیاہ پر جہیز اور بری کے لئے
کامدار سوٹ۔ لہنگا سیٹ۔ سلما ستارہ
موتی۔ نقشی۔ دبکی سے تیار شدہ سوٹ
حبّہ بوتیک ریلوے روڈ ربوہ
فون نمبر: بوتیک 211638 گھر 211193

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/-10,000 ڈش 8 مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 , 355422
7235175